اداریہ

فروعی مسائل میں وقوعِ اختلاف کا تاریخی پس منظر

رئیس التحریر: مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

ہم جس زمانے میں سانس لے رہے ہیں اس میں عداوت اسلام اور دین بے زاری کی اس قدر سرانڈ ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے۔ اسلام کے نام پر پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں پھیلی زہر ہلاہل ہے جسے ناعاقبت اندیش قند کہنے پر بضد ہیں۔ مذہبی سکالرز کے بہروپ میں کچھ نام نہاد دانشور ہیں جو اسلام کے شجر سایہ دار کو بالکل جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی قسم کھائے بیٹھے ہیں۔ ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل سے مشکل ہوتا جارہا ہے کہ کس کس کا جواب دیا جائے۔ شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں:

فتنوں کا ایک سیلاب ہے کہ امنڈا چلا آرہا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں جا کر رکے گا؟ رسائل ہیں، اخبارات ہیں، ریسرچ کے انسٹی ٹیوٹ ہیں، ثقافت کے ادارے ہیں۔ کہیں تعمیر نو کے نام پر تخریب دین ہے، کہیں عقائد اسلامیہ پر حملے ہیں، کہیں احکام شرعیہ سے انکار ہے، کہیں انکار سنت کا زور ہے کہیں تحریف قرآن کا فتنہ ہے کہیں جواز سود و تحلیل خمر کے فتوے ہیں، کہیں رقص و سرود کو جائز کرنے کے لئے تحقیقات ہو رہی ہیں، کہیں تعزیرات و حدود پر ہاتھ صاف کیا جارہا ہے، کہیں سلف صالحین سے بد ظن کرنے کی مذموم کوشش ہو رہی ہے، کہیں اسلامی نظام کی ناکامی کے دلائل پیش کیے جارہے ہیں۔ الغرض کہیں مستشرقین مصروف عمل ہیں تو کہیں ملا حدہ و زنادقہ اسلام سے برسرپیکار ہیں۔

بعض مغربیت زدہ محقق ہیں جو اصل معاملے کی تہہ جائے بغیر ہی فقہی اور فروعی اختلاف کو افتراق کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں اور مذکورہ اختلاف کو امت میں تفرقہ بازی اور فرقہ واریت کے نام سے اچھالتے ہیں۔ راقم کے خیال میں امت مرحومہ میں فرقہ واریت اور زوال وانحطاط کی عظیم داستان الم انہی کے افکار فاسدہ و باطل نظریات سے مربوط ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئی اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی سوائے ایک کے سب کے سب جہنم میں جائیں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اس راستے پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

یہ ہے آپ ﷺ کا فرمان مبارک کہ مسائل کا حل اس میں ہے کہ جس راستے پر میں ہوں یا میرے صحابہ ہیں اس پر چلا جائے جب کہ سرسید احمد خان کہتے ہیں " یہ مسئلہ اسلام کا نہیں ہے کہ مذہب اسلام کے تہتر فرقے ہیں اور ناجی ان میں سے ایک ہی ہے یہ تو ایک موضوع روایت ہے جس کو اس زمانے کے لوگوں نے، جب کہ مسلمانوں میں باہم مسائل فروعی میں اختلاف پڑا، اپنی تائید کے لئے بنالی۔ اس روایت کا موضوع ہونا روایتاً اور درایتاً محققین کے نزدیک ثابت ہے۔"

جب کہ اختلاف تو صحابہ کرامؓ اور مشہود لھا بالخیر کے زمانےؓ میں بھی رہا ہے اور اس کے بعد بھی رہا اور رہا ہے اور رہے گا۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے ایک جماعت کا احوال بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو بنو قریظہ کے پاس پہنچنے پر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ کچھ لوگوں نے یہ سمجھا کہ جلدی پہنچنا مقصود ہے کہ اتنی جلدی پہنچا جائے کہ نماز عصر ہی ادھر پڑھی جائے اب اگر کوئی ایسی بات ہو جائے کہ کچھ دیر ہو جائے تو نماز پڑھ لینی چاہیے۔ اسی مفہوم کو لے کر کچھ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور کچھ لوگوں نے بنو قریظہ کے پاس پہنچ کر نماز عصر ادا کر دی۔ آپ ﷺ کو جب پتہ چل گیا تو کسی کو بھی غلط قرار نہیں دیا۔ اسی طرح جنگ بدر کے موقع پر جب کفار کو قید کر لیا گیا تو حضرت عمرؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کا موقف تھا کہ ان قیدیوں کو مار دیا جائے جبؓ کہ ابو بکر صدیقؓ کا موقف تھا کہ ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔

یہی اختلاف بعد میں چلا آرہا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی وفات پر جائے دفن کے انتخاب کے موقع پر اختلاف، جس کو امام ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں بھی بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے اسی طرح خلیفہ کے انتخاب کے وقت بھی انصار اور مہاجرین کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ مانعین زکواۃ سے جہاد کے موقع پر بھی اختلاف دیکھنے میں آیا۔ ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ ہر موقع پر اختلاف واقع ہو سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ یہ اختلاف مذموم ہو بلکہ محمود بھی ہو سکتا ہے۔ علامہ شاطبیؒ نے الاعتصام میں لکھا ہے:

اختلافھم فی الفروع کاتفاقھم فیھا۔ یعنی ان کا اختلاف ان کے اتفاق ہی کی طرح ہے۔۔

اب اگر ہر شخص کو اختیار ہو کہ مسائل غیر منصوصہ میں جو چاہے اپنی رائے قائم کر لے تو یہ دین متین کھلونا ہی بنے گا۔ ہر فرد بشر اپنی عقل نارسا کو حرف آخر گرداننے لگے گا اور اسی کے مطابق عمل کرے گا اس مضحکہ خیز صورتحال پر سوائے ہنگامہ آرائی کے اور کیا ہو گا۔ اہل ہویٰ کا ہر دور میں یہ وسوسہ رہا ہے کہ اجتہاد کی کوئی ضرورت اور اہمیت نہیں بلکہ فقہ من گھڑت اور فرضی دین ہے آخر یہ نادان لوگ کیوں نہیں سمجھ پا رہے کہ معاشرے میں انتشار، انارکی، فساد، فرقہ واریت دین بیزاری کے مہلک جرثومے اسی مسموم چشمے کی پیداوار ہیں۔ آج بھی اگر اس کی جگہ محبت اجتہاد و مجتہدین کا چشمہ صافی چل پڑے تو ان کے قلوب میں رچی بسی فریب خوردگی کے خس و خاشاک کو بہا کر لے جائے۔